ہفتہ وار رسالہ: 428
WEEKLY BOOKLET: 428

بے حساب مغفرت کے اعمال (قسط: 1)

(صفحات: 17)

ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار جنتی 04
کامیاب تاجر 09
نابیناؤں کے لئے خوشخبری 12
طالبِ علم اور فرمانبردار بیوی 15

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بے حساب مغفرت کے اعمال (قسط:1)

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”بے حساب مغفِرت کے اعمال (قسط:1)“ پڑھ یا سُن لے اُسے ایسے اعمال کی توفیق دے کہ وہ ایمان پر فوت ہو اور ماں باپ سمیت بے حساب مغفِرت سے نوازا جائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

عُکّاشہ سبقت لے گئے

صحابیِ رسول حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بِن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھ پر مختلف اُمّتیں پیش کی گئیں، تو کوئی نبی یوں گزرے کہ ان کے ساتھ فقط ایک ہی شخص تھا، کسی نبی کے ساتھ دو افراد، کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا پھر میں نے بہت بڑا مَجْمَع (Crowd) دیکھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا، مجھے اُمّید ہوئی کہ یہ میری اُمّت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ان کی قوم ہے، پھر مجھ

سے کہا گیا: دیکھئے! چنانچہ میں نے بہت بڑا مَجْمع دیکھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا تھا۔ مجھ سے دوبارہ کہا گیا: (اِس طرف) دیکھیں (اُس طرف) دیکھیں، میں نے (اِدھر اُدھر) دیکھا تو بہت بڑا مجمع تھا جس نے زمین کے کناروں کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امّت ہے اور ”ان کے ساتھ 70 ہزار اور بھی ہیں جو بلا حساب و کتاب جنّت میں داخل ہوں گے“۔ یہ سن کر (صحابیِ رسول) حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا مَیں بھی اُن لوگوں (بلاحساب و کتاب جنت میں داخل ہونے والوں) میں سے ہوں تو اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں ارشاد فرمانے والے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر ایک دوسرے شخص نے عرض کی: کیامیں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: عُکاشہ تم سے سَبْقَت لے گئے۔ (بخاری،4 / 35،حدیث:5752)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یارب

پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یارب

(وسائلِ بخشش، ص82)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نسل در نسل بِلا حساب جنّت میں

حضرت سَہل بِن سَعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک میرے صحابہ کی نسل در نسل میں ایسے مرد و عورتیں ہوں گے جو بِلا حساب و کتاب جنّت میں داخل ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْؕ﴾ (پ28،الجمعۃ:3) ترجَمۂ کنز العرفان: اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں) جو ان (موجودہ

لوگوں) سے ابھی نہیں ملے۔(معجم کبیر،6/201،حدیث:6005)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُو بخش بے حساب

حضرتِ ابو اُمامہ رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: میرے ربِّ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امّت میں سے 70ہزار افراد کو بِلا حساب اور بِلا عذاب جنّت میں داخل فرمائے گا، ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ 70ہزار اور ہوں گے اور میرے ربّ کریم کی مُٹّھیوں میں سے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) تین مُٹّھیاں (مزید ہوں گی)۔(ترمذی،4/198،حدیث:2445)

شرحِ حدیث: پہلے ستّر ہزار تو وہ تھے جو اپنے نیک اعمال کی وجہ سے بے حساب جنّتی ہوئے اور دوسرے ستّر ہزار وہ ہیں جو اُن پہلوں کی طُفیل، اُن کی خدمت، اُن کے قرب کی وجہ سے بے حساب جنّت میں گئے۔ گلدستہ میں پھولوں کے ساتھ گھاس بندھ جاتی ہے تو وہ بھی عزت پا جاتی ہے یعنی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے جو ان کے طُفیل بخشے جائیں گے۔ لَپ سے مراد ہے بے اندازہ کیونکہ جب کسی کو بغیر گنے بغیر تولے ناپے دینا ہوتا ہے تو وہاں لَپ بھر بھر کر دیتے ہیں یا کہو کہ یہ حدیث مُتَشَابِہات میں سے ہے ورنہ رب تعالیٰ مُٹّھی اور لَپ سے پاک ہے۔(مراٰۃ المناجیح،7/392، 393)

مجھے بخش دے بے سبب یاالٰہی نہ کرنا کبھی بھی غضب یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص111)

ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار جنتی

نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے ربّ کریم نے مجھ سے میری امّت کے بارے میں میری رائے طلب فرمائی کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کی: اے میرے ربّ! تو جو چاہے کر کیونکہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”اے محمد! ہم تمہیں تمہاری امّت کے مُعَاملے میں غمگین نہیں کریں گے۔“ اور اللہ کریم نے مجھے خوشخبری دی کہ سب سے پہلے میری امّت میں سے 70 ہزار جنّت میں داخل ہوں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار مزید ہوں گے، ان سب پر کوئی حساب وکتاب نہ ہوگا۔ (مسند احمد، 9/94، حدیث:23396)

ایک اور روایت میں ہے: بے شک میں امّید کرتا ہوں وہ لوگ اُس وقت تک داخلِ جنّت نہ ہوسکیں گے جب تک تم اور تمہاری نیکوکار اولاد اور بیویاں جنّت میں اپنا ٹھکانا نہ بنالیں۔ (مسند احمد، 5/479، حدیث:16215 ملتقطاً)

4 ارب نوّے کروڑ

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمّت سے ستّر ہزار بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار اور رب ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جانے۔ (مسند امام احمد، 1/419، حدیث:1706۔ ترمذی، 4/198، حدیث:2445)

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے فضل و کرم پہ قربان کہ اُس نے اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں ہم غلامانِ مصطفےٰ کو کتنی سعادتوں سے نوازا ہے۔ اے کاش! ہمارا شمار بھی اُن خوش نصیب

بِلاحساب وکتاب جنّت میں جانے والوں میں ہو جائے کیونکہ اپنے پاس تو نیکی کے ”ن“ کا نقطہ بھی نہیں ہے، اللہ پاک کرم فرمادے تو ہم گنہگاروں کی بخشش کا سامان ہو جائے گا۔ ہم اُمّتِ مصطفٰے میں پیدا ہونے پر اُس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جو اللہ پاک کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اللہ پاک اسے اپنی نعمتوں سے مزید نوازتا ہے۔

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تو نے اے رحمٰن کیا

(وسائلِ بخشش، ص196)

اچھا گُمان اچھا پھل

اللہ پاک سے ہم اچھا گمان رکھتے ہیں کہ وہ فقط اپنے فضل وکرم سے ہمیں ضرور بِلا حساب وکتاب بخشے گا۔ کیونکہ حدیثِ قُدسی میں اللہ پاک خود ارشاد فرماتا ہے: ”اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ“ ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے (مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرماتا ہوں) ساتھ ہوں۔ (بخاری، 4/574، حدیث: 7505) یعنی اللہ پاک کے بارے میں جو جیسا گمان رکھے گا اللہ پاک اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرمائے گا۔ ہم اُس کی ذاتِ پاک سے اُمّید کرتے ہیں کہ وہ اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل ضرور ہمیں اپنی رحمت سے جنّت الفردوس میں بغیر حساب وعِتاب داخل فرمائے گا۔

نہ کرنا حشر میں پُرسِش مری ہو بے سبب بخشش عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص97)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کرم پر کیسی آس اور امّید بندھی ہے کہ آپ لکھتے ہیں:

ہے یہ امّید رضاؔ کو تِری رحمت سے شَہا نہ ہو زِندانیِ دوزخ ترا بندہ ہو کر

(حدائقِ بخشش، ص70)

www.dawateislami.net

الفاظ معانی: شہا: بادشاہ۔ زندانی: قیدی۔

شرحِ کلامِ رضا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مَیں آپ کے در کا غلام ہوں اور جو آپ کا غلام ہو وہ بھلا کیسے جہنّم میں جائے گا کیونکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا بڑا مقام و مرتبہ اور شان و شوکت ہے تو مجھے اِس اِعزاز و اِکرام میں یہ اُمّید ہے کہ میں جہنّم میں نہیں جاؤں گا بلکہ آپ کی شفاعت سے جنّت میں ٹھکانہ ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بغیر حساب داخلِ جنّت کرنے والے اعمال کا بیان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَب اُن 17 نیک اعمال کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے والوں کے بارے میں احادیثِ مبارکہ میں بزبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بِلا حساب و کتاب جنّت میں داخلے کی خوشخبریاں سنائی گئی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ اپنی رضا کے مطابق نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرما کر بِلا حساب و کتاب جنّت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

﴿1﴾ شانِ اولیا (رحمۃ اللہِ علیہم)

اللہ پاک کے رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک اگلوں پچھلوں کو ایک کُھلے میدان میں جمع فرمائے گا تو ایک مُنادِی (یعنی اعلان کرنے والا) عرش کے نیچے سے پکارے گا: اللہ کریم کی مَعرِفَت (یعنی پہچان) رکھنے والے کہاں ہیں؟ بھلائی کرنے والے کہاں ہیں؟ لوگوں میں سے ایک گروہ اٹھے گا اور ربِّ کریم کے حضور کھڑا ہو جائے گا، اللہ پاک فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم تیری

مَعْرِفَت رکھنے والے ہیں، جنہیں تو نے اپنی مَعْرِفَت عطا فرمائی اور اس قابل بنایا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تم نے سچ کہا۔ پھر فرمائے گا: تم پر کچھ پُوچھ گَچھ نہیں، میری رحمت سے جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ربِّ کریم انہیں روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا۔ (التذکرۃ للقرطبی، ص360) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مجھے اولیا کی مَحبَّت عطا کر تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص106)

﴾3،2﴿ شُہَدا اور معاف کرنے والے

سرکارِ دوجہان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب بندوں کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو کچھ لوگ اپنی تلواریں گردنوں پر رکھے ہوئے آئیں گے جن سے خون ٹپکتا ہوگا، یہ لوگ جنّت کے دروازے پر بِھیڑ کر دیں گے۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا جائے گا کہ یہ شُہَدا ہیں جو زندہ تھے، انہیں رزق دیا جاتا تھا۔ پھر ایک مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) پکارے گا: جس کا اَجْر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ کہا جائے گا: کون ہے جس کا اجر اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے؟ مُنادی کہے گا: لوگوں سے درگُزر کرنے والے۔ مُنادی دوبارہ پکارے گا: جس کا اجر ربِّ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔ کوئی پوچھے گا: کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے؟ مُنادی کہے گا: لوگوں سے درگُزر کرنے والے۔ پھر تیسری بار نِدا دے گا: جس کا اَجْر اللہ کریم کے ذِمّۂ کرم پر ہے وہ کھڑا ہو اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں افراد کھڑے

ہوں گے اور بغیر حساب کتاب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔(معجم اوسط، 1/542، حدیث:1998)
اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کا مزاج ماچس کی تیلی کی طرح ہوتا ہے کہ ذراسی رگڑ پر بھڑک اُٹھتے ہیں۔ غصے کے وقت انسان جذبات میں آکر صحیح و غلط کی تمیز (یعنی فرق) بھول جاتا ہے۔ غصّے کی حالت میں کسی پُرسُکون مقام مثلاً مکّے مدینے، خانۂ کعبہ یا سبز سبز گنبد شریف کا تصوُّر کیجئے، یہ تصوُّر جتنا بڑھے گا، اِن شاءَ اللہ آپ کا غصہ اُتنا ہی کم ہوتا چلا جائے گا، خواہ کوئی آپ کو کتنا ہی ستائے، دل دُکھائے، عَفْو و درگزر سے کام لیجئے اور اس کے ساتھ مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمایئے۔ کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطِر غُصّہ کرنا ہی چھوڑ دیں اور اللہ پاک ہمیں اپنی رحمت سے بے حساب جنّت میں داخل ہونے والوں میں شامل کر دے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم　　دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا
(ذوقِ نعت، ص18)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　✿✿✿　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4 تا 6﴾ اللہ پاک کا ہر حال میں شُکر کرنے والے، تہجُّد گزار اور نیک تاجروں کے لئے خوشخبری

اپنی اُمّت سے پیار کرنے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک قیامت کے دن لوگوں کو ایسے کُھلے اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا جہاں پکارنے والے کی پکار سب کو سنائی دے گی اور دیکھنے والے کی نگاہ سب تک پہنچے گی، پھر ایک مُنادی

www.dawateislami.net

کھڑا ہوکر پکارے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو خوشحالی اور تنگی میں اللہ پاک کی حمد (یعنی تعریف) کرتے تھے؟ تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب کتاب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ مُنادی پھر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کی کروٹیں بستروں سے جدا رہتی تھیں؟ پھر تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ بھی بغیر حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ پکارنے والا پھر پکارے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کریم کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ بھی بغیر حساب کتاب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر بقیہ ساری مخلوق کھڑی رہے گی اور ان سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ (کتاب الزھد لھناد، ص134، حدیث:176) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیهِ واٰلهٖ وسلّم

شکرِ خالق کس طرح سے ہو ادا　　اِک زباں اور نعمتیں بے اِنتہا

(ذوقِ نعت، ص312)

کامیاب تاجر (Businessman)

جو تاجِر حضرات کام کے دوران نماز کا وقت آنے پر کام کاج چھوڑ کر نماز کے لئے چل پڑتے ہیں اور اللہ پاک کی راہ میں اپنی زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے بارے میں قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ ﴾ (پ18، النور:37) ترجَمۂ کنزالعرفان: وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔

حضرتِ عبدُاللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما بازار میں تھے، مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ رضی اللہُ عنہ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کرکے مسجد میں داخل ہو گئے۔ یہ

دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔
(تفسیر ابن ابی حاتم، النور، تحت الآیۃ:37، 8/ 2607)

سُبْحٰنَ اللہ! ان مقدّس ہستیوں کے نزدیک نماز کی اہمیت عملی طور پر تجارت، کاروبار اور دُکانداری سے بڑھ کر تھی اسی لئے یہ اقامت کی آواز سنتے ہی سب کچھ بند کر کے نماز کے لئے حاضر ہو جاتے تھے اور اب کے مسلمانوں کا حال سب کو معلوم ہے کہ دکان کے پاس مسجد ہونے کے باوجود جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے حاضر ہونے کے بجائے اپنی دُکانداری میں مصروف رہتے ہیں اور اس وجہ سے بھی نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے کہ دُکان بند ہونے کی صورت میں کوئی گاہک واپس چلا گیا تو نقصان ہو جائے گا۔ اللہ پاک انہیں نماز کی اہمیت سمجھنے اور اسے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرتِ امام محمد بن احمد ذَہَبی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بعض عُلمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نَماز چھوڑے گا تو اس بے نمازی تاجر کو مکّۂ مکرّمہ کے بہُت بڑے کافِر تاجر اُبَی بن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتابُ الکبائِر، ص21)

عمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز | جلد ادا کرلے تُو آ غفلت سے باز
(وسائلِ بخشش، ص713)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴾7تا9﴿ درگزر کرنے والوں اور صابرین کا انعام

مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب ربِّ کریم مخلوق کو بروزِ قیامت جمع فرمائے گا تو ایک مُنادی پکارے گا: فَضْل والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ بہت تھوڑے ہوں گے، وہ تیزی سے جنّت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا اِستِقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں جنّت کی طرف تیزی سے جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟

وہ کہیں گے: ہم فَضْل والے ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فَضْل کیا تھا؟ تو وہ کہیں گے: جب ہم پر ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہمارے ساتھ کوئی برائی سے پیش آتا تھا تو ہم درگزر سے کام لیتے تھے اور جب ہم سے جاہِلانہ سُلوک کیا جاتا تھا تو ہم برداشت سے کام لیتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: جنّت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ پھر ایک مُنادی پکارے گا: صابرین کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جو بہت تھوڑے ہوں گے، وہ تیزی سے جنت کی طرف چل دیں گے، فرشتے ان کا اِستِقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنّت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم صبر والے ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ پاک کی اطاعت پر اور اس کی نافرمانیوں سے صبر کرتے تھے (یعنی اطاعت پر قائم رہتے اور نافرمانیوں سے بچتے تھے)۔ ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا صِلہ ہے۔

اللہ پاک کی خاطر محبت کرنے والے

پھر ایک مُنادی پکارے گا: اللہ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبّت کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے، وہ بھی تیزی سے جنّت کی طرف چل پڑیں گے، فرشتے ان کا اِستِقبال کرتے ہوئے کہیں گے: ہم تمہیں تیزی سے جنّت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں، تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ربِّ کریم کے لئے ایک دوسرے سے محبّت کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے تمہاری ایک دوسرے سے محبّت کیسی تھی؟ تو وہ کہیں گے: ہم ایک دوسرے سے اللہ پاک ہی کے لئے محبّت کرتے تھے، اسی کی خاطر ملاقات کرتے تھے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے نرمی سے پیش آتے تھے اور اسی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے تھے۔ فرشتے ان سے کہیں گے: جنّت میں داخل ہو جاؤ! عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ

ہے۔ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم ان کے جنّت میں داخل ہونے کے بعد حساب کتاب کے لیے میزان رکھے گا۔ (المطالب العالیۃ، 18/617، حدیث:4588)

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یارب

(ذوقِ نعت، ص84)

جنّت کی خوشخبری سُنادی (واقعہ)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بیمار خاتون (جن پر جُنون کی کَیفِیَّت طاری ہوتی تھی) بارگاہِ رِسالت میں عرض گُزار ہوئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے حق میں دعا فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: اگر تُو چاہے تو میں تیرے لیے ربِّ کریم کے حضور دعا کروں کہ وہ تجھے شفا دے اور اگر چاہے تو صبر کر اور تجھ سے حساب نہ ہو گا۔ یہ سن کر اس نے عرض کی: میں صبر کروں گی، مجھ سے کچھ حساب کتاب نہ لیا جائے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 4/248، حدیث:2698)

﴿10﴾ نابیناؤں کے لئے خوشخبری

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں بتانے والے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین جانے کے بعد سب سے بڑی آزمائش جس میں بندے کو مُبتلا کیا جائے وہ بینائی کا جانا ہے پس جس نے صبر کیا یہاں تک کہ اسی حالت میں اللہ پاک سے ملاقات کا شَرَف پایا تو اس پر کوئی حساب نہیں ہو گا۔ (مُسندِ بزّار، 10/244، حدیث:4342)

حضرتِ عَلّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض روایات میں ایک آنکھ کی بینائی ختم ہونے پر بھی یہ فضیلت آئی ہے۔ آنکھوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر کیا گیا کہ انسان کو اپنے حواس میں سے ان دونوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ حِرزُ الاُمَّۃ، (یعنی اُمّت

کے بہت بڑے عالِم) حضرتِ عَبْدُ اللّٰہ بن عباس رضی اللہُ عنہما جب نابینا ہو گئے تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اِنْ یُّذْھِبِ اللّٰہُ مِنْ عَیْنَیَّ نُوْرَ ھُمَا فَفِیْ لِسَانِیْ وَقَلْبِیْ لِلْھُدٰی نُوْرٌ

ترجمہ: اگر اللہ پاک میری آنکھوں کا نور لے گیا تو کیا ہوا؟ میری زبان اور دل میں تو ہدایت کا نور ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح،4/28، تحت الحدیث:1549)

آنکھیں چلی جانا ناراضی کا سبب نہیں

حضرتِ سیدنا اَبُو الْحَسَن علی بن خَلَف اِبنِ بَطَّال رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں کسی مسلمان کا نابینا ہو جانا اللہ پاک کی اس پر ناراضی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ یا تو اُس سے کسی ایسی بُری چیز کو دور کر دیتا ہے جس کا سبب اس کی آنکھیں بنتیں اور آخرت میں ایسا عذاب ملتا کہ اس پر صبر نہ ہو سکتا یا اس کے ایسے سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے کہ جسم کے کسی بہت ہی اہم حصے کا تَلَف ہی دنیا میں اس کا عِوَض ہو سکتا ہے تاکہ بروزِ قیامت وہ گناہوں سے پاک ہو کر اپنے ربِّ کریم سے ملاقات کرے، یا پھر اس مصیبت کے ذریعے وہ اَجر کے اس درجے تک پہنچ جاتا ہے کہ جس تک وہ اپنے اَعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تھا۔ دیگر تمام مصیبتوں کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ پس جو آنکھیں چلی جانے یا کسی اور عُضو کے ضائع ہو جانے کی مصیبت میں مُبتلا کیا گیا تو اسے چاہیے کہ اس مصیبت کو صبر و شکر اور ثواب کی امید کے ساتھ قبول کرے اور اللہ پاک کی جانب سے لئے جانے والے امتحان پر راضی رہے کیونکہ اس مصیبت کے بدلے اسے بہت اچھا اور بہت عظیم بدلہ ملے گا اور وہ جنّت ہے۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال،9/377)

غیب کی خبر

حضرتِ زَید بن اَرْقَم رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اس مرض میں کچھ تکلیف ضرور ہے لیکن یہ تمہیں نقصان نہیں دے گا، مگر اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب میرے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد تم عمر پاؤ گے اور تمہاری بینائی جاتی رہے گی؟ میں نے عرض کی: ثواب کی امید رکھتے ہوئے میں صبر سے کام لوں گا۔ ارشاد فرمایا: ''تب تو تم بغیر حساب جنّت میں داخل ہو گے۔'' چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رضی اللہُ عنہ نابینا ہو گئے۔ (معجم کبیر، 5/211، حدیث: 5126 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے پرودگار کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی بے شمار آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے علمِ غیب کا ثُبوت ملتا ہے۔ یہاں صرف ایک آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے چُنانچہ پارہ 30 سورۃُ التَّکْوِیر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔

سرِ عرش پر ہے تِری گُزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں
(حدائقِ بخشش، ص 109)

﴿11﴾ سفرِ حج و عمرہ میں انتقال کی فضیلت

تمام مسلمانوں کی امی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جو حج یا عمرے کے لیے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا تو اس کی پیشی نہیں ہو گی اور نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے فرمایا جائے گا: جنّت میں

www.dawateislami.net

داخل ہو جا۔ (معجم اوسط، 4/111، حدیث:5388)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص222)

﴿12﴾ قناعت کرنے والے کا انعام

رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: حساب کتاب کی شدّت سے وہ بھوکا شخص دوچار نہ ہو گا جس نے اجر و ثواب کی امّید پر بھوک برداشت کی ہو گی۔
(تاریخ مدینہ دمشق، 6/278)

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِ رَحمت شفیعِ اُمّت
(وسائلِ بخشش، ص208)

﴿13 تا 15﴾ طالب علم، فرمانبردار بیوی اور اولاد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر حسبِ حال ضروری ہے اور نیک فرمانبردار زوجہ اللہ پاک کی طرف سے عظیم تحفہ ہے اور والدین کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے والی اولاد کی بھی کیا ہی بات ہے حدیثِ پاک میں ہے: طالِبِ علم، فرمانبردار بیوی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی اَولاد انبیا علیہمُ السّلام کے ساتھ جنّت میں بغیر حساب داخل ہوگی۔ (کنز العمال، جز:9، 5/69، حدیث:28824)

﴿16﴾ مسلمان کی حاجت رَوائی کی فضیلت

محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے 70 نیکیاں لکھتا ہے، اگر ضرورت

پوری ہوگئی تو ضرورت پوری کرنے والا شخص گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جَنا تھا اور اگر ضرورت پوری کرنے کے دوران انتقال کر جائے تو بِلا حساب جنّت میں داخل ہوگا۔(مُسندِ ابی یعلیٰ، 3/16، حدیث:2781)

مچلا ہے کہ رحمت نے اُمید بندھائی ہے　　کیا بات تِری مجرم کیا بات بَنائی ہے
(حدائقِ بخشش، ص192)

﴿17﴾ اولاد کی اچھی تربیت کرنے والے کے لئے خوشخبری

تمام مسلمانوں کی پیاری امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بچے کی پرورش کی حتّٰی کہ وہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے لگے (یعنی توحید ورسالت کی گواہی دینے لگے) تو ربِّ کریم اس تربیت کرنے والے کا حساب نہیں لے گا۔(معجم اوسط، 3/370، حدیث:4865)

شرحِ حدیث: اس عمل کے صلے میں اُسے بغیر کسی حساب کے جنّت میں بھیج دیا جائے گا، نیز "حساب نہ ہونے" سے یہ بھی مُراد ہو سکتا ہے کہ اُس کا حساب آسان ہوگا اور سلامتی پر اختتام پذیر ہوگا، چنانچہ حساب میں کوئی نقصان ومشقت نہ ہونے کے باعث اسے مبالغۃً "بلاحساب" کے لفظوں سے بیان فرمادیا گیا۔(فیض القدیر، 1/174، تحت الحدیث:8696)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اولاد کی صحیح تربیّت کرنا والِدین کی ذمّے داری ہے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین بچے کی تربیت کا صحیح حق ادا نہیں کرتے اور بچپن میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں سکھاتے، جب وُہی اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو ایسے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا رونا روتے

نظر آتے ہیں۔ماں باپ کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تربیّت شریعت و سنّت کے مطابق کریں۔بچہ سمجھ کر انہیں چُھوٹ نہ دیں اور نہ یہ کہہ کر ان کی تربیّت کو نظر انداز کریں کہ ابھی تو بچہ ہے جب بڑا ہو گا تو خود سمجھ جائے گا۔جو اپنی اولاد کی تربیت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیاوی تعلیم کے بارے میں تو پُوچھ گُچھ کرتے ہیں مگر اولاد نماز پڑھے نہ پڑھے اس کی بالکل پروا نہیں کرتے، تو یاد رکھئے! یہی لوگ بعد میں افسوس کر رہے ہوتے ہیں۔تربیتِ اولاد صرف اِس چیز کا نام نہیں کہ انہیں دُنیوی تعلیم دلوا دی جائے اور ان کے لئے کھانے، پہننے وغیرہ کا انتظام کر دیا جائے بلکہ ان کو اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانبردار بنانے کی کوشِش کرنا بھی والدین کی ذِمّے داریوں میں شامل ہے۔

اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیّت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیّت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟ (شعب الایمان،6/400،حدیث:8662 ملخصاً)

یارب بچالے تو مجھے نارِ جَحِیم سے اولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش،ص310)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَریعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

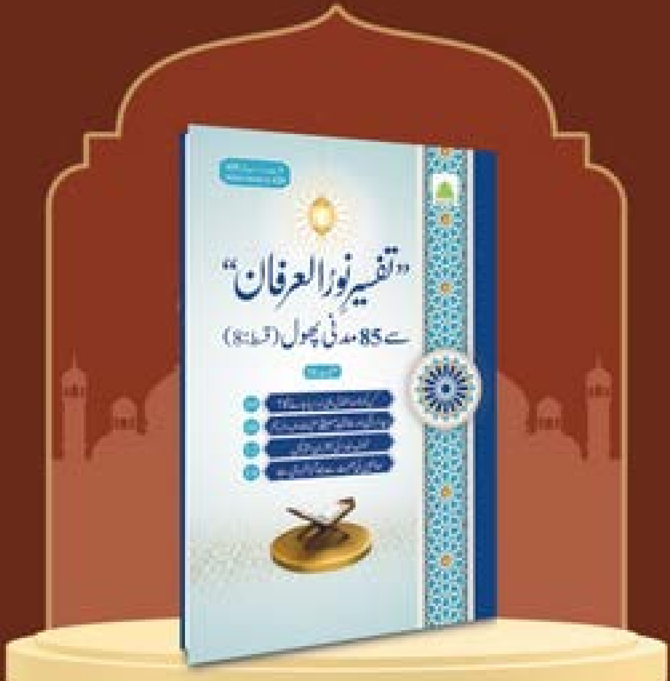

978-969-722-861-4

01082589

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net